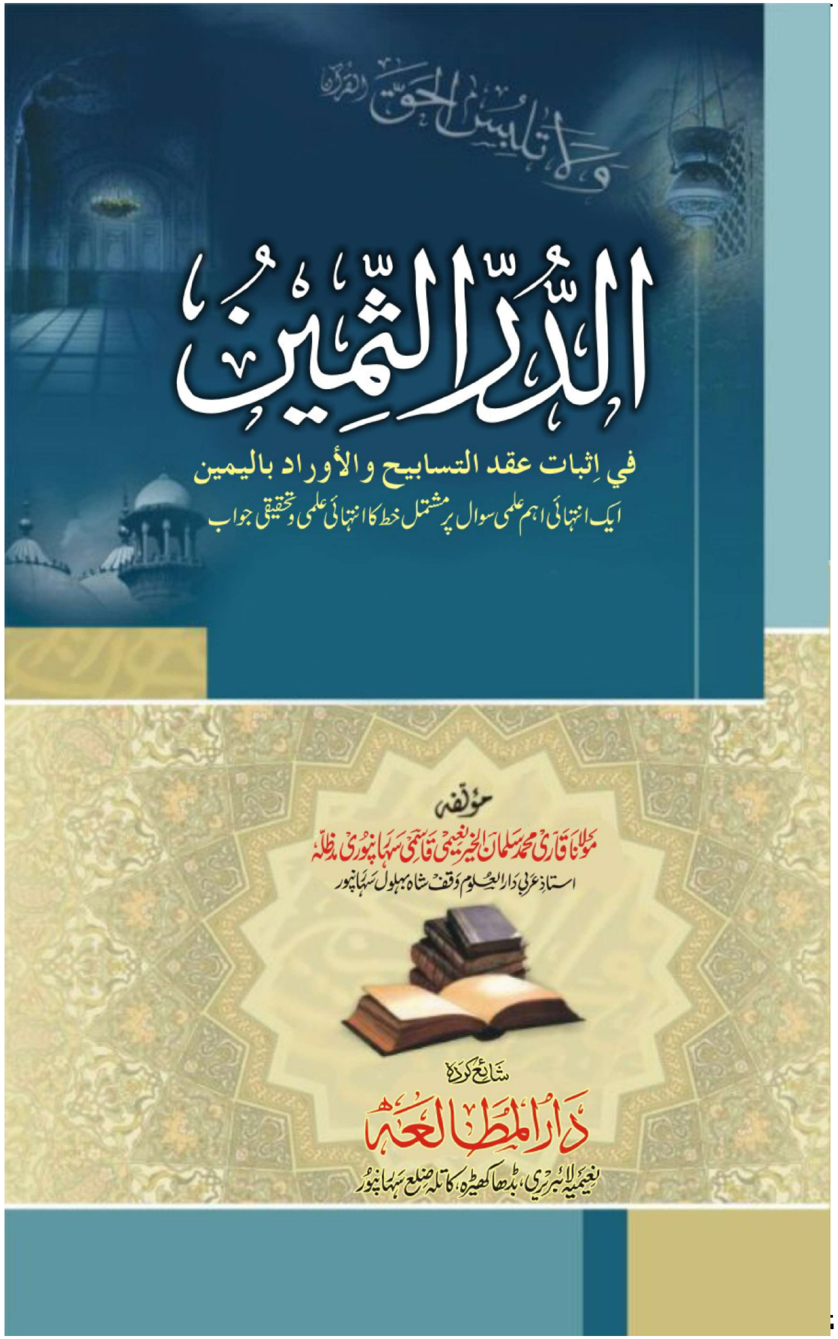

ولا تلبسوا الحق (القرآن)
الدُّرُّ الثَّمِين
في إثبات عقد التسابيح والأوراد باليمين
ایک انتہائی اہم علمی سوال پر مشتمل خط کا انتہائی علمی و تحقیقی جواب
مؤلفہ
مولانا قاری محمد سلمان الخیر نعیمی قاسمی سہارنپوری مدظلہ
استاذ عربی دار العلوم وقف شاہ بہلول سہارنپور
شائع کردہ
دار المطالعہ
نعیمیہ لائبریری، بڈھا کھیڑہ، کاتلہ ضلع سہارنپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ عَمَدًا فَکَأَنَّمَا قَتَلَنِیْ.(الاعتصام)

الدر الثمین

في اِثبات عقد التسابيح والأوراد باليمين

ایک انتہائی اہم علمی سوال پر مشتمل خط کا انتہائی علمی و تحقیقی جواب

تالیف لطیف

محققِ کبیر، عالمِ جلیل، مفسرِ قرآن
حضرت اقدس مولانا قاری مفتی محمد سلمان الخیر نعیمی صاحب قاسمی، مدظلہ
استاذِ حدیث وادبِ عربی دارالعلوم وقف رشاہ بہلول سہارنپور، یوپی، انڈیا
جنرل سکریٹری آل انڈیا مجلس فلاح العباد والبلاد، ہند

ناشر

دارالفکر والتحقیق

محلّہ خانقاہ، دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ اللہ

☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ

☆تفصیلات☆

﴿جملہ حقوقِ ملکیت بحق ''**دارالفکر والتحقیق**'' محفوظ نہیں ہے، بلکہ اشاعت کی عام اجازت ہے۔﴾

الدر الثمین

في اثبات عقد التسابيح والأوراد باليمين

تالیف لطیف

حضرت اقدس مولانا قاری مفتی محمد سلمان الخیر نعیمی صاحب قاسمی، مدظلہ
استاذِ حدیث وادبِ عربی دارالعلوم وقف رشاہ بہلول سہارنپور، یوپی، انڈیا
جنرل سکریٹری آل انڈیا مجلس فلاح العباد والبلاد، ہند

ناشر

دارُالفکر والتحقیق

محلّہ خانقاہ، دیوبند ضلع سہارنپور، یو۔پی، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ اللہ

☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ

وَقَالَ اللّٰهُ تعالٰی:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ. (الآية)

ترجمہ: جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے گا، تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

وَقَالَ اللّٰهُ تعالٰی:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ. (الآية)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میرا اتباع کرو، تو اللہ تمہیں محبوب بنالے گا، اور تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے گا۔

وَقَالَ اللّٰهُ تعالٰی:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (الآية)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تعالٰی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَاتُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ. (الآية)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے عمل باطل مت کرو۔

وَقَالَ اللّٰهُ تعالٰی:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاوَاتَّقُوااللّٰهَ. (الآية)

ترجمہ: اور رسول تمہیں جو دے اس کو لے لو، اور جس سے تمہیں روکے، اس سے رُک جاؤ۔

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ اللہ

☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِأَةِ شَهِيْدٍ. **(مشكوةُ المصابيح)**

ترجمہ: جس شخص نے میری اُمت کے فساد کے زمانہ میں، میری کسی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا، پس اس کے لیے سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

مَنْ تَرَكَ سُنَّتِيْ عَمَدًا فَكَأَنَّمَا قَتَلَنِيْ. **(الاعتصام)**

ترجمہ: جس شخص نے جان بوجھ کر میری کوئی سنت چھوڑ دی، پس یہ ایسا ہے کہ اس نے مجھے قتل کر دیا۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

لِعُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَمَا لَكَ فِيَّ أُسْوَةٌ. **(شمائل ترمذي)**

ترجمہ: جناب نبی اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن عبیدؓ سے (ایک خاص موقعہ پر ارشاد فرمایا: کیا میرے (اعمال وافعال کے) اندر تمہارے لیے اُسوۂ حسنہ (بہترین نمونہ) نہیں ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

لَايُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَاجِئْتُ بِهٖ. **(شمائل النبي)**

ترجمہ: تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ ہو جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ اللہ

☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ ☆ اللہ جل جلالہ

دوجہاں کی کامیابی ،گر تجھے درکار ہے
اُن کا دامن تھام لے، جن کا محمد ﷺ نام ہے

نیز

مِل نہ پائی کوئی منزل ، پھر اُس کو
میرے نبی کی راہ سے جو بھی دور ہوا

اور

محمد ﷺ کی محبت، دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی، تو سب کچھ نامکمل ہے

نیز

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے، تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا ، لوح وقلم تیرے ہیں

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلف

پیش نظر تحریر بہ نام ”**الدر الثمین فی اثبات عقد التسابیح والأوراد بالیمین**“ کوئی مستقل تحریر یا تالیف نہیں ہے، بلکہ احقر سے اکثر وبیشتر پوچھے جانے والے سوالات میں سے ایک سوال پر مشتمل خط کا تحقیقی جواب ہے، لہٰذا اس تحریر کو پڑھنے سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ اس میں کسی خاص مکتبِ فکر کو نہ تو نشانہ بنایا گیا ہے اور نہ ہی کسی کی دل آزاری پیش نظر رہی ہے، بلکہ جو بات روایۃً ودرایۃً آثار وفقہ سے ماخوذ ہوتی ہے، اور مجھ بے علم وعمل کی وہاں تک رسائی ہوئی ہے، پیش خدمت ہے، اسی سے یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ مقصودِ تحریر کسی کو اپنی بات زبردستی منوانا ہرگز نہیں، بلکہ محض اصل سنت کا بیان اور اس کی ترویج مطمحِ نظر ہے، اللہ تعالیٰ توفیق خیر رفیق فرمائے۔ آمین.

واذا أتتك مذمتي من ناقص
فهي الشهادة لي بأني كامل

وأنا الأحقر والأفقر

محمد سلمان الخیر نعیمی سہارنپوری

خویدم الطلباء دارالعلوم شاہ بہلول رسہارنپور، یوپی۔ الہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین کرام! پہلے اصل سوال پر مشتمل خط کا وہ حصہ پیش کیا جاتا ہے، جس میں سائل نے دائیں ہاتھ پر تسبیح پڑھنے کی صحیح تحقیق کی فرمائش کی ہے اور پھر اس کے بعد اس کا تفصیلی وتحقیقی جواب ملاحظہ فرمائیں۔

محترمی ومکرمی ومخدومی جناب حضرت اقدس مولانا سلمان الخیر نعیمی صاحب قاسمی، مدظلہٗ

السَّلام علیکم ورحمة اللّٰہ برکاتہٗ

اُمید ہے کہ مزاجِ گرامی مع اہل وعیال بعافیت ہوں گے۔..........

....

(۱)......کئی مہینوں سے ہمارے یہاں کے کچھ علماء کے مابین یہ بحث جاری ہے کہ تسبیحاتِ فاطمی وغیرہ کو اگر ہاتھوں پر پڑھا (یا گنا) جائے، تو مسنون عمل کیا ہے، دونوں ہاتھوں پر پڑھنا ہے، یا صرف ایک داہنے ہاتھ پر؟ عام معمول تو یہی دیکھنے کو ملتا ہے کہ دونوں ہاتھوں کا استعمال کیا جاتا ہے، جب کہ ہمارے بعض احباب کا کہنا ہے کہ صرف داہنے ہاتھ کا استعمال کرنا مسنون ہے۔ کیا یہ بات تحقیقی رُو سے درست ہے؟ للہ، فی اللہ معتبر ومستند کتب سے حدیث وفقہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ فجزاکم اللّٰہ أحسن الجزاء.

العارض

محمَّد راشد اعظمي

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك العزيز الوهاب!

الحمدُ لله الذي جعل العلماءَ ورثةَ الأنبياء، وخلاصةَ الأولياء الذين يدعو لهم ملائكةُ السماء، والسَّمك في الماء والطيرُ في الهواء، والصلوةُ والسَّلامُ الأتمَّان الأعمَّان على زُبدةِ خُلاصة الموجودات، وعُمدة سُلالة المشهودات، في الأصفياء الأزكياء، وعلى آله الطيبينَ الأطهار الأتقياء، وأصحابه الأبرار نجوم الاقتداء والاهتداء. أمَّا بعد:

عزیزی! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ماشاءاللہ، آپ کے دونوں محبت نامے نظر نواز بھی ہوئے اور دل نواز بھی، آپ کی تحریر سے انداز ہوا کہ اللہ رب العزت کے لطف وانعام کی موسلا دھار بارش آپ پر خوب برس رہی ہے، اللھم زد فزد، بارگاہِ الٰہی میں دست بہ دعاء ہوں کہ ربِّ کریم آپ کو مزید کمالاتِ ظاہری وباطنی سے سرفراز فرمائے۔ آمین.

اس عاجز وفقیر کو بھی اپنی مستجاب اوقات وساعات کی دعواتِ صالحات میں یاد کرلیا کریں، تو احسان ہوگا۔ فجزاك الله أحسن الجزاء.

آپ کے خط نمبر:۲، میں جو ایک انتہائی اہم علمی وتحقیقی سوال پوچھا گیا

ہے، اگر چہ میں اس کی جوابدہی کا نہ اہل ہوں اور نہ لائق ، یہ سوال تو کہیں اور اکابر محدثین ومشائخ محققین کے یہاں پوچھا جانا چاہیے تھا ، مگر آپ کا حسن ظن، (جو خط کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو میرے حق میں مقبول ومنظور فرمائے) اور پر اصرار فرمائش ، دونوں ہی کی تعمیل وتمثیل میں ماحضر پیش خدمت ہے، اگر چہ میں کم علمی وکم عمری کے باوجود آج کل غیر معمولی تدریسی، تصنیفی اور تفسیری مشاغل میں گھرا ہوا ہوں۔ فللہ الحمد والشکر علی نعمائہ.

محبّ من! موجودہ دور میں مسلمانوں کی دینی، علمی اور عملی تنزلی وانحطاط شاید کسی پر مخفی ہو، تقریباً ہر شعبہ میں سخت اصلاح کی ضرورت ہے، اور الحمدللہ اس انحطاط کو دور، دفع یا کم کرنے کی صدہا کوششیں متعدد زاویے سے تنظیموں اور اصلاحی جماعتوں وانجمنوں کے تحت جاری وساری ہے، فقیر کی بھی بے بضاعتی وخامیٔ علمی کے باوجود یہ ادنیٰ سی کوشش رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح، کسی بھی درجہ میں سہی، غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے اور علماء وعوام کو اس طرف توجہ دلائی جائے ، تاکہ وہ موت سے پہلے پہلے غلطیوں پر مطلع ہوکر صحیح عمل اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہوجائیں ، اور اس بہانے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہم ذمہ داری بھی ادا ہوتی رہے۔ اور اللہ کے نبی حضرت امام الانبیاء ﷺ کی حدیث پاک مَـــــنْ تَـمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ أَجْرُ مِأَةِ شَهِیْدٍ. (مشکوۃ: ۱/ ۳۰) کا

کسی نہ کسی درجہ میں مصداق بن جائیں۔

اُس کریم داتا کی رحمتِ بیکراں سے کیا بعید ہے کہ یہی کوشش ذریعۂ نجات ہوجائے اور اپنا کام بن جائے۔

مولیٰ!

جو طلب میں نے کیا تو نے عنایت سے دیا
تیرے قربان میرے ناز اُٹھانے والے

بہرحال آج اُمت مسلمہ کا ایک بہت بڑا طبقہ (علماء وعوام میں سے، جیسا کہ آپ نے بھی لکھا) اس انتہائی عظیم الشان سنت سے محروم نظر آتا ہے، جہاں جائیں، جس کو دیکھیں وہ اس سے محروم نظر آتا ہے، تقریباً سب حضرات تسبیحات یا اوراد ووظائف دونوں ہاتھوں سے (یا دونوں ہاتھوں پر) پڑھتے ہیں۔ خاص طور پر فجر وعصر کی نماز کے بعد اس کا خوب مشاہدہ ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھوں پر تسبیحاتِ فاطمی پڑھی جاتی ہیں، جبکہ یہ طریقہ خلافِ سنت، خلافِ فقہ اور خلافِ شعورِ مسلم ہے، اس لیے کہ اللہ کے نبی حضرت نبی اکرم ﷺ سے بہ طریق صحیح ثابت ہے کہ آپ ﷺ تسبیحات صرف دائیں ہاتھ پر پڑھتے تھے۔

ذیل میں اصل مسنون طریقہ کی تائید وحمایت میں چند دلائل کتبِ حدیث وفقہ سے اہلِ علم کی اطلاع کی خاطر درج کیے جاتے ہیں، حاشا وکلا!

خدارا! میرے اس بیان اور اندازِ بیان سے آپ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ نعوذ باللہ میں اس کے خلاف کرنے کو حرام و ناجائز کہتا ہوں، ہاں حضرت امام الانبیاء جناب رسول اللہ ﷺ کی اصل سنت اور پیاری موافقِ نقل و عقل اَدا کے بیان اور اشاعت میں اگر آپ کوئی شدت اور تشدد محسوس کریں، تو الحمد للہ! یہ زور آور اندازِ بیان سنت کی حمایت اور اس کے اہتمام شان کی وجہ سے ہے، جو بالکل بھی بے جا اور غیر مناسب نہیں، بلکہ یہ تو مطلوبِ شرع ہے، جو ایک ایک غلام نبی، وارثِ نبی، اور امتی کا غیرتی فریضہ ہے، جس کی صدہا مثالیں قرآن وحدیث اور سنت اور سیرت کی کتابوں میں موجود ہیں، اور سنت کے قیام و بیان میں شدت خود ہمارے اکابرین ومشائخ سے بھی مروی ہے، اور یہ شدت اس معنی کر بھی مذموم نہیں کہ لِلذَّاتْ نہیں، بلکہ لِلدِّیْنْ ہے، جو اِحیاءِ سنت کے مبارک جذبہ کے قبیل سے ہے، جو ہر مؤمن ومسلم کے اندر ہونا چاہیے اور علماء کا تو یہ فرض منصبی ہے۔

محبِّ من! اور ایک بات یہ بھی عرض ہے کہ اس تحقیقی تحریر کو فتنہ کا ذریعہ ہرگز نہ بنایا جائے، کوئی مان لے تو بہت اچھا نہیں مانے تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے، اس سلسلے میں نزاعی شکل اختیار کرنا ہرگز صحیح نہ ہوگا۔

خیر! مطلوبہ سوال کی تائید وحمایت میں چند دلائل پیش خدمت ہیں۔

(۱)..... سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ بِیَمِیْنِہٖ.

(سنن أبي داؤد: ۲۱۰/۱).

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ دائیں ہاتھ سے تسبیحات گن رہے تھے۔

اور یہی موافق عقل بھی ہے کہ نیک اور اچھے اعمال میں صرف دایاں ہاتھ ہی استعمال کیا جائے، کیونکہ آپ ﷺ کا ایک عمومی عمل بھی صحیح احادیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ ہر اچھے کام میں دائیں ہاتھ ہی کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ امام مسلم بن الحجاج قشیری نیشاپوری علیہ الرحمہ نے ایک حدیث پاک ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے:

کان رسول اللّٰہ ﷺ یُحِبُّ التَّیَمُّنَ فی شَأْنِہٖ کُلِّہٖ.

(صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ، باب التیمن فی الطہور وغیرہ، رقم ۲۶۸)

کہ آپ ﷺ تمام (اچھے) کاموں میں داہنی طرف کو ہی پسند فرماتے تھے۔

اور ہم لوگ چونکہ امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں، لہٰذا ہمارے لیے اپنے حضرات فقہاء کی تحقیقات وتصریحات بھی عمل کے لیے کافی وشافی تھی، کہ ان

حضرات نے آپ ﷺ کے اس عمل کی تصحیح فرمائی ہے۔

مثلاً (۲)..... مشہور حنفی محدث وفقیہ ملاعلی قاری ہرویؒ اپنی مشہور ومعروف کتاب ''مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح'' میں فرماتے ہیں:

”وصَحَّ أنه علیه السَّلام کان یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ بِیَمِیْنِهٖ“.

(مرقاة:۳/۴۲،مطبوعه فیصل دیوبند).

کہ یہ بات صحیح ہے (جو روایات میں آئی ہے) کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام دائیں ہاتھ سے تسبیحات شمار کرتے تھے۔

(۳)..... مشہور حنفی فقیہ علامہ شامیؒ کے استاذ شیخ احمد طحطاویؒ نے حاشیۃ مراقی الفلاح میں لکھا ہے:

”وصَحَّ أنَهٗ علیه السَّلام کَانَ یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ بِیَمِیْنِهٖ“.

(حاشية المراقي:۳۱۶،مکتبه زکریا).

کہ یہ بات صحیح ہے کہ آپ ﷺ دائیں ہاتھ سے تسبیح پڑھتے تھے۔

(۴)..... مشہور حنفی عالم علامہ محمد طاہر پٹنی علیہ الرحمہ نے بھی یہی لکھا ہے کہ تسبیحات صرف دائیں ہاتھ سے پڑھی جائیں۔

(تکمله مجمع بحار الأنوار:۵/۵۸۷).

(۵)..... علامہ نواب قطب الدین خاں دہلویؒ نے بھی یہی کہا ہے کہ

آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ تسبیحات صرف دائیں ہاتھ ہی سے پڑھتے تھے۔ (مظاهر حق جدید:۱/۷۷۲).

مذکورہ حضراتِ محدثین کرام، اور فقہائے عظام کے علاوہ مندرجہ ذیل کبارِ محدثین ومحققین حضرات نے بھی بالتصحیح والتحسین یہ روایت بیان کی ہے۔

مثلاً (۶)..... امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ”الأدب المفرد“ کامل میں بھی دائیں ہاتھ والی حدیث بالسند المتصل مذکور ہے۔

(الأدب المفرد:۹۲۲،مطبوعه دار ابن کثیر).

(۷)..... ہمارے حضرت اقدس شیخ المشائخ مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور حضرت اقدس استاذ الاساتذ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بھی ''بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد'' میں بیمینه کی زیادتی بلا کسی نقد وجرح کے ذکر کی ہے۔ (بذل المجهود:۲/۳۵۶).

(۸)..... مشہور شافعی عالم علامہ محمد ابن الجزریؒ نے بھی حدیث پاک نقل کی ہے:

رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ بِیَمِیْنِهٖ. (حصن حصین:۴۸).

(۹)..... محدثِ زمانہ امام الزمان حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ نے بھی اپنی معروف ومتداول کتاب میں دائیں ہاتھ کی زیادتی والی حدیث مبارک ہی کو

بالسند المتصل بیان کیا ہے۔(السنن الکبریٰ:۲/۲۵۳و۲/۱۸۷من طریق أخری).

(۱۰).....مشہور محدث شارح صحیح البخاری علامہ ابن الملقن شافعی علیہ الرحمہ کہتے ہیں:

یعنی : بالید الیمنی في جمیع أفعاله ، وکذلك في مناولة الأکل والشرب ، ومناولة سائر الاشیاء من علی الیمین ، وهو قول الفقهاء . (التوضیح لشرح الجامع الصحیح:۲۶/۱۰۴)

بخاری شریف کی قدیم ترین شروح میں ضخامت کے اعتبار سے سب سے بڑی شرح یہی موصوف ابن الملقنؒ کی ہے،جن کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کھانے ، پینے وغیرہ تمام (اچھے)افعال میں دائیں ہاتھ ہی کو استعمال فرماتے تھے،اور یہی حضراتِ فقہائے کرام کا بھی قول ہے کہ دایاں ہاتھ ہی استعمال کیا جائے۔

(۱۱).....شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ حرانی رحمہ اللہ حدیث پاک نقل کرتے ہیں:

عن النبي ﷺ قال : لقد رأیت رسولَ اللّٰه ﷺ یعقدها بیده.

(الکلم الطیب:۹۶).

(۱۲).....اس کے ذیل میں محقق ومحشی لکھتے ہیں:

أي: بیمینه ، فالتسبیح بالیدین معًا خلاف السنة، والعجب من أناس یأکلون بالید الیمنی فقط، ویسبحون بهما!!.

(صحیح الکلم الطیب:۶۷).

مطلب یہ ہے کہ تسبیحات دونوں ہاتھوں پر پڑھنا خلافِ سنت ہے،اور لوگوں پر تعجب ہے کہ کھاتے تو ہیں ،صرف داہنے ہاتھ سے اور تسبیحات دونوں ہاتھوں پر پڑھتے ہیں۔

(۱۳).....حافظ ابوعمرو ابن عبد البر المالکی علیہ الرحمہ کتنی شاندار بات لکھتے ہیں:

قَدْ قِیلَ هٰذَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا أَرَادَ نَبِیُّهٗ ﷺ بِتَفْضِیلِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی ، وَحَسْبُنَا التَّبَرُّكُ بِاتِّبَاعِهٖ فِیْ جَمِیْعِ أَفْعَالِهٖ ؛ فَإِنَّهٗ مَهْدِيٌّ مُوَفَّقٌ ﷺ. (الاستذکار:۸/۳۱٤)

یعنی یہ بات جو حدیث میں آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دائیں ہاتھ پر تسبیح پڑھتے تھے،اللہ تعالیٰ ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر کیوں ترجیح دی،بس ہمارے لیے تو (بلا قیل وقال) آقائے دوجہاں جناب رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی میں خیر وبرکت ہے،

کہ ہم تمام افعال واعمال میں آپ ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کریں، اس لیے کہ آپ ﷺ ہدایت وخیر کے علمبردار، راہبر اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب کاموں میں خیر کی توفیق دیے ہوئے ہیں۔

موصوفؒ نے کتنے اچھوتے انداز میں سنتوں کی اہمیت ارشاد فرمائی، حقیقت یہی ہے کہ ایسے ہی حضرات سنتوں وشریعت کی قدر ومنزلت کو بہ حسن وخوبی جانتے تھے۔

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ بلا چون وچرا، بلا قیل وقال سنتوں کو اپنالیا کریں، عقلی گھوڑے نہ دوڑائیں کہ پھر بائیں ہاتھ کا کیا کام، اس کو کاٹ کر پھینک دینا چاہیے، جیسا کہ مجھ سے ایک موقع پر ایک جاہل، علم وتحقیق سے کورے شخص نے کہا تھا۔ العياذ بالله.

(۱۴).....بلادِ عرب کے مشہور محدث وفقیہ مفتیٔ اعظم فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے فتاویٰ میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

نعم هذا صحيح، لم يثبت عن النبي ﷺ أنه كان يُسَبِّحُ باليسرى، وانما جاء عنه أنه كان يعقد التسبيح بيُمْنَاه، ولكن مع هذا لايُنكَرُ على من سبح باليسرى، وانما يقال: ان السُّنَّةَ الاقتصار على

التسبيح باليمنى. (**فتاویٰ نور علی الدرب:٥٢٣/٤**).

اور ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

فالأَوْلى عد التسبيح بالأصابع، لأن النبي ﷺ كان يَعْقِدُ التسبيح بأصبعه بيده اليمنى. (**فتاویٰ نور علی الدرب:٥٢٤/٤**)

دونوں عبارتوں سے خوب واضح ہے کہ سنت طریقہ صرف داہنے ہاتھ پر پڑھنا ہے۔

(۱۵).....شیخ سعید بن علی بن وہف القحطانیؒ نے بھی "حصن المسلم من أذكار الكتاب والسنة" میں باب كيف كان النبي ﷺ يسبح؟ کے ذیل میں یہی بات مختلف کتبِ حدیث سے ثابت کی ہے کہ آپ ﷺ دائیں ہاتھ ہی سے تسبیحات گنتے تھے۔ (**حصن المسلم:١٥١**).

(۱۶).....فضیلۃ الشیخ العلامہ **عبدالمحسن عباد** رحمہ اللہ تعالیٰ بیمینہ کے ذیل میں لکھتے ہیں:

وهذا دليل على أن عقد التسبيح الأولى، والأفضل أن يكون باليمين. (**شرح سنن أبي داؤد للشيخ العباد:١٨٠/٧**)

یعنی حدیث میں اس بات کا بیان اور دلیل ہے کہ تسبیحات دائیں ہاتھ پر پڑھنا ہی اولیٰ اور افضل عمل ہے۔

لہٰذا کسی اولیٰ وافضل اور سنت عمل کو قصداً ترک کرنا کتنے خسارہ کی بات ہے، اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(۱۷)....امام الوقت ،محقق العصر حضرت اقدس ابوالحسنات مولانا عبد الحیٔ لکھنوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "هدية الأبرار في سبحة الأذكار" میں آپ ﷺ سے تسبیحات کے شمار کرنے میں دائیں ہاتھ کی بھی صراحت نقل کی ہے۔(هدية الأبرار:۲۵).

(۱۸).....شیخ سعید بن علی بن وہف علیہ الرحمہ "الذكر والدعاء والعلاج بالرقى من الكتاب والسنة" میں باب قائم کرتے ہیں:

"كيف كان النبي ﷺ يسبح؟ " **اور پھر اس کے بعد حدیث نقل** کرتے ہیں:

عن عبداللّٰه بن عمرو -رضي الله عنه-قال : رأيت النبي ﷺ يعقد التسبيح بيمينه. (**الذكر والدعاء**:۱۷).

یعنی باب یہ قائم کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ تسبیحات کیسے پڑھتے تھے؟

جواب کے طور پر ذیل میں حدیث پاک نقل کی ہے، جس کا مضمون یہی ہے کہ دائیں ہاتھ پر گنتے (پڑھتے) تھے۔

(۱۹).....علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی مذکورہ بالا حدیث اپنی

معروف ومتداول کتاب "شرح السنۃ" میں نقل کی ہے۔

(**شرح السنة**:۵/۴۷،**صحيح الجامع**:۴/۲۷۱،رقم: ۴۸۶۵).

(۲۰).....حافظ الدنیا شارح الحدیث والبخاری علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

عن عبداللّٰه بن عمرو -رضي الله عنه-قال : رأيت النبي ﷺ يعقد التسبيح بيمينه. (**نتائج الأفكار في تخريج أحاديث الأذكار**:۱/۸۹).

جس سے صاف **معلوم** ہوتا ہے کہ روایات کے **اندر** بیمینہ کی زیادتی بالکل صحیح ہے۔

(۲۱) اور علامہ ابوعبدالرحمٰن شرف الحق عظیم آبادیؒ نے بھی "عون المعبود عربی شرح سنن ابی داؤد" میں دائیں ہاتھ ہی کی صراحت کی ہے۔

(**عون المعبود:ج۱/ص۸۰۷ ،مطبوعه بيت الافكار الدوليه**)

(۲۲).....محقق کبیر، محدث عظیم شیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی علیہ الرحمہ اپنی مذکورہ بالا کتاب کی شرح میں لکھتے ہیں:

عن عبدالله بن عمرو-رضي الله عنه- قال : رأيت رسول الله يعقد التسبيح بيمينه. (**اتحاف المسلم بشرح حصن المسلم : ۱۸۱۰**)

پھر اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قولہ :بیمینہ:أي : بیدہ الیمنی عادًا ذلك علی أناملہ ﷺ.

(اتحاف :۱۸۱۱).

مطلب یہ کہ آپ ﷺ تسبیحات کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر ہی شمار کرتے تھے۔

مزید لکھتے ہیں:

مایستفاد من الحدیث: التسبیح علی الید الیمنی ھو ھدی صاحب السنۃ ﷺ،فان الذي بلغ الذکر بین کیفیتہ، قال اللّٰہ تعالی: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعوني یحببکم اللہ.

(اتحاف :۱۸۱۲،آیت آل عمران:۳۱).

یعنی حدیث پاک سے یہ بات معلوم ہورہی ہے کہ تسبیحات کا داہنے ہاتھ پر وردکرنا جناب رسول اللہ ﷺ کی سنتِ ہدیٰ ہے، کہ آپ ﷺ نے ذکر کے ساتھ،اس کا طریقہ اور کیفیت بھی اُمت کو بتلائی ہے،اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:اے نبی (ﷺ) لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو،تو میری اتباع کرو۔

(۲۳).....شیخ صلاح محمد ابوالحاج علیہ الرحمہ نے ”نزھۃ الفکر فی سبحۃ الذکر“ **کی تعلیقات میں لکھا ہے کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے بھی دائیں**

ہاتھ کی زیادتی کی صراحت کو صحیح مان کر اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔

(نزھۃ الفکر:۲۵).

(۲۴).....مسند الزمان محدث العصر محقق الوقت شیخ عبد اللہ بن مانع الرُّوقی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ثم أن الأولی أن یکون عقد التسبیح بالأنامل في الید الیمنی ؛ لأن النبی ﷺ کان یعقد التسبیح بیمینہ والیمنی خیر من الیسری بلاشك، ولھذا کان الأیمن مفضلا علی الأیسر ، ونھی النبي ﷺأن یأکل الرجل بشمالہ ، أو یشرب بشمالہ ،وأمر أن یأکل الانسان بیمینہ ، ....(کما في الصحیحین،عند البخاري:رقم،۵۰۶۱،وعند مسلم:رقم،۲۰۲۲و ۲۰۲۰) فالید الیمنی أولی بالتسبیح من الید الیسری اتباعًا للسنة ، وأخذًا بالیمین فقد : کان النبي ﷺ یعجبہ التیامن في تنعلہ ، وترجلہ ، وطھورہ ،وفي شأنہ کلہ . (کمافي الروایات)۔**(نتاج الفکر في أحکام الذکر:۱۲۷).**

مطلب یہ ہے کہ افضل واولیٰ اور مسنون عمل یہی ہے کہ تسبیحات کی گنتی اگر انگلیوں پر ہو،تو دایاں ہاتھ ہی استعمال کیا جائے ،اس لیے نبی کریم ﷺ بھی دایاں ہاتھ ہی استعمال فرماتے تھے اور یہ بات ہر ذی عقل وخرد جانتا ہے کہ دائیں

ہاتھ کو، بائیں ہاتھ پر فوقیت وبرتری حاصل ہے، اس میں کوئی دورائے نہیں، اسی وجہ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے سے منع فرمایا ہے، اور دائیں ہاتھ سے کھانے کی تاکید فرمائی، پس اتباعِ سنت کے ادب واحترام اور اہتمام میں تسبیحات بھی دائیں ہاتھ ہی سے پڑھنا بہتر اور پسند دیدہ عمل ہے ۔اور اس وجہ سے بھی دائیں ہاتھ ہی کو ترجیح ہے کہ امام الانبیاء جناب رسول اللہ ﷺ تقریباً تمام اچھے کاموں میں دائیں طرف ہی کو پسند فرماتے تھے، جیسا کہ روایات وآثار اس پر شاہد ہیں۔

(۲۵).....وزارة الأوقاف والشئون الاسلامية، کویت سے جو **''الموسوعة الفقهية''** شائع ہوا ہے، اس میں ہے:

وعن عبدالله بن عمرو ـ رضي الله عنهما ـ قال: رأيت رسول الله يعقد التسبيح بيمينه. (**الموسوعة الفقهية: مادة تسبيح، ۱۱/ ۲۸۴**).

اس کا مقصد وخلاصہ بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ دائیں ہاتھ ہی کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔

(۲۶).....مفسر، محدث، مؤرخ، فقیہ حضرت اقدس مولانا محمد عاشق الٰہی برنی مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی بحوالۂ نسائی شریف یہی ثابت کیا ہے ۔(**فضل مبین: ۴۸**).

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اس میں بھی دائیں ہاتھ کی زیادتی والی روایت موجود ہے۔

(۲۷).....مسند الوقت حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''الدعوات الکبیر'' میں بھی دائیں ہاتھ کی زیادتی والی روایت بلا چون وچرا درج کی ہے ۔(**الدعوات: ۲۸۰ و ۲۸۱**).

(۲۸).....مسند الاحناف، وکیل الحنفیہ محدث وفقیہ حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ نے شرح سنن ابی داؤد میں کتاب الصلوۃ، باب التسبیح بالحصی کے ذیل میں یہی دائیں ہاتھ کی زیادتی والی روایت بلا نقد وجرح نقل کی ہے۔(**شرح سنن ابی داؤد: ۵/ ۴۱۳، مطبوعة مکتبة الرشد، الرياض**).

(۲۹).....شارح صحیح مسلم علامہ شرف الدین نووی علیہ الرحمہ نے بھی " الأذكار " میں دائیں ہاتھ کی صراحت کی ہے۔(**كتاب الأذكار: ۱/ ۱۸، تحقيق عبدالقادر الأرنوط، مطبوعه دارالفكر، بيروت، وص: ۱۹/، مطبوعه الحلبي، وص: ۲۸/ مطبوعه دارالغدالعربي**)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تسبیحات واوراد اور وظائف اگر ہاتھوں پر پڑھنا یا گننا ہو تو اس کے لیے دایاں ہاتھ ہی افضل ہے، اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ سے بھی صرف دائیں ہاتھ ہی پر پڑھنا ثابت ہے اور بلا اختلاف یہ بات مسلم ہے کہ

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر فضیلت حاصل ہے،اور بھی متعدد امورِ خیر میں آپ ﷺ نے داہنا ہاتھ ہی خود بھی استعمال فرمایا ہے اور اُمت کو بھی ایسا ہی کرنے کی تعلیم وترغیب دی ہے؛ لہٰذا اتباعِ سنت کا تقاضہ یہی ہے کہ تسبیحات وغیرہ صرف داہنے ہاتھ ہی پر پڑھی (یا شمار کی) جائیں۔

(۳۰).....مشہور عالمی شخصیت فضیلۃ الشیخ الدکتور صالح بن عبدالعزیز آل الشیخ۔حفظہ اللہ ورعاہ۔کے اشراف میں ''الکتب الستۃ'' کا جو قیمتی وبیش بہا نسخہ (موسوعۃ الحدیث الشریف) شائع ہوا ہے،الحمد للہ!اس میں سنن ابی داؤد کے نسخہ میں ''بیمینہ'' کی زیادتی موجود ومحفوظ ہے۔(الکتب الستۃ:۱۳۳۴).

یہ وہ حوالے ہیں جو مجھ فقیر و بے بضاعت کو ہر وقت یاد رہتے ہیں اور بلا مشقت جمع ہوگئے ہیں،فللّٰہ الحمد علی نعمائہٖ. اگر تلاش وجستجو کی جائے،تو ان شاء اللہ تعالیٰ دلائل کا انبار لگ سکتا ہے،لیکن ایسا کون ذی علم وذی عقل ہوگا ،جو ان اجلِ کتب کے حوالوں کی بھرمار کے بعد بھی کچھ پس وپیش اور من مانی کرے گا۔

تو ہی اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں
آنکھیں اگر بند ہوں تو دن بھی رات ہے

لہٰذا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں،اور بتانے والے کا احسان مانیں کہ آنکھ

بند ہونے سے پہلے پہلے اصلاح ہوگئی،زندگی میں ایک اور سنت زندہ ہوگئی،ورنہ یہ ہی ہوجاتا کہ

ہاتھ اُٹھائے ہیں،مگر لب پر دُعا کوئی نہیں
کی عبادت بھی تو وہ جس کی جزاء کوئی نہیں

اب میں آخر میں درخواست کرتا ہوں،اُن حضرات سے جو دونوں ہاتھوں پر ہی پڑھنے پر مصر ہیں،کہ وہ بھی کوئی ایک ایسی حدیث پیش کریں کہ جس میں دونوں ہاتھوں پر پڑھنے کا ذکر ہو،یہ کہہ دینا کہ حدیث میں یَدٌ(ہاتھ)مطلق آیا ہے،جہالت کی بات ہے،نسائی وترمذی وغیرہ میں جو خالص یَدٌ کا لفظ آیا ہے وہ مطلق نہیں ؛ بلکہ مجمل ہے اور اس اجمال کی تفصیل وتصریح دیگر احادیث و عباراتِ فقہ میں موجود ہے،اگر کسی حدیث میں یَدَیْنِ کا لفظ آجائے تو اب مطلق ہے،لیکن کسی عالم ومفتی صاحب کا ید والی احادیث دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ مطلق ہے ،بہت آسان بات ہے(اگر چہ یہ خود خلافِ حدیث اور خلافِ اصولِ فقہ بات اور نری تحقیق ہے)۔

اگر ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرح دیگر رُوات کو بھی یہ انشراح وانکشاف ہوجاتا کہ آگے چل کر کچھ حدیث اور فہم حدیث سے کورے انسان پیدا ہوں گے،تو وہ بھی ضرور ید کے ساتھ یمین کے لفظ کا اضافہ فرماتے۔ان

شاء اللہ تعالیٰ.

یہ ذرا سی تفصیل اس لیے ہوگئی کہ ایک مفتی صاحب نے ایسا کچھ لکھا تھا، لہٰذا احقاقِ حق میں جواب دہی ضروری سمجھی گئی۔

ایک افسوس ناک بات:

ایک مرتبہ جب میں نے اس مسئلے کو کہیں اپنے مخصوص احباب ومحبّ علماء کے درمیان بیان کیا، تو ہمارے ایک مقتدر وموٴقر اور عظیم ادارہ کے دارالافتاء کے ایک مفتی صاحب نے اس سنت سے متعلق کسی ایک استفتاء کے جواب میں اپنی جہالت وناہلیت کی بناء پر ایسی غلط سلط اور ناقابل ہضم تحقیق پیش کی کہ جب میں اس کو لیکر مادرِ علمی دارالعلوم/دیوبند کے عظیم المرتبت دارالافتاء میں پہنچا تو وہ حضرات دیکھ کر حیران ہوگئے اور سر پکڑ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے کہنے لگے کہ بتایئے ہمارے اکابر اور معتمد حضرات کی موجودگی میں کیا کیا ہونے لگا، یہ تحقیق تو سراسر غلط ہے، جب ہمارے فقہاء نے اپنی کتابوں میں اس کی تصحیح کردی ہے تو پھر کسی نری تحقیق کی کیا ضرورت ہے۔فالی اللہ المشتکیٰ .

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے موت پر کسی کو یہ کج ادا نہ دے

آج کل بعض نرے مجتہد دونوں ہاتھوں پر پڑھنے کے سلسلے میں آیت

کریمہ الیوم نختم علی أفواههم وتکلمنا أیدیهم ،الآیة بھی پیش کرتے ہیں، پس یہ بھی خلافِ نقل وعقل اور دلیل بارد کے قبیل سے ہے، اگر بالفرض والمحال اس کو اس بحث میں صحیح دلیل سمجھ بھی لیا جائے، پھر تو بہت سے کام دونوں ہاتھوں پر ہی کرنے ہوں گے، کیونکہ دونوں ہاتھ گواہی دیں گے۔فالی اللّٰہ المشتکی.

ایک اور اَلمیہ:

ایک دارالافتاء سے کسی نے اس سلسلے میں استفتاء کیا، تو ایک مفتی صاحب نے لکھا کہ یہ صرف ابوداؤد شریف کے اِس ہندوستانی نسخہ میں ہے کسی اور میں نہیں۔

یہ بھی کذب بیانی اور خلافِ واقعہ من گھڑت تحقیق ہے، الحمدللہ احقر نے ایک نہیں، متعدد بیروتی نسخے بھی دیکھیں ہیں، سب میں یہ موجود ہے، اور ابھی ماضی قریب ہی میں میرے ایک انتہائی محسن ومشفق استاذِ محترم فقیہِ وقت مفسر قرآن سیدی وسندی ووسیلتی الی اللہ حضرت اقدس مولانا مفتی محمود عالم صاحب مظاہری مدظلہ العالی ،موٴقر اُستاذ ومفتی ٔدار الافتاء جامعہ مظاہرعلوم قدیم سہارنپور کی طرف سے مجھے ''الکتب الستة'' کا معروف ومشہور اور قیمتی وبیش بہا نسخہ (موسوعة الحدیث الشریف) ہدیۃً حاصل ہوا ہے، جو مشہور عالمی شخصیت

فضیلۃ الشیخ الدکتور صالح بن عبدالعزیز بن محمد بن ابراہیم آل الشیخ حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی ومراجعت میں کبارِ محدثین وحفاظِ عرب کی ایک لجنہ (کمیٹی) نے خوب تحقیق وتفتیش اور مراجعت کے بعد جمع کیا ہے، اس میں بھی سنن ابی داؤد کے نسخہ میں الحمدللہ دائیں ہاتھ کا ذکر آیا ہے۔

(دیکھئے: الکتب الستۃ: ص۱۳۳۴، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع).

اَلْعِلْمُ لِلرَّحْمٰنِ جَلَّ جَلَالُهٗ

وَسِوَاهُ فِيْ جَهْلَاتِهٖ يَتَغَمْغَمُ

مَا لِلتُّرَابِ وَلِلْعُلُوْمِ وَاِنَّمَا

يَسْعٰى لِيَعْلَمَ اَنَّهٗ لَايَعْلَمُ

اور بعض لوگ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ کسی اور نے تو یہ بات بیان نہیں کی، اور فلاں فلاں صاحب اسی طرح پڑھتے ہیں، تو ان کی خدمت میں اتنا عرض ہے کہ خود ان بیان نہ کرنے والوں سے پوچھا جائے کہ کیوں بیان نہیں کرتے، اور ان دونوں ہاتھوں پر پڑھنے والوں سے بھی پوچھا جائے، کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں، ظاہر ہے خلافِ سنت کرتے ہیں، یا تو عدم علم کی بناء پر یا عدم توجہ کی بناء پر، اور بیان کریں بھی تو کیسے، بیان کے لیے مضبوط علم، راسخ فہم اور صحیح وسلیم تحقیق چاہیے، جس کا عموماً آج کل فقدان ہے، ہاں ماشاء اللہ ہر طرف لکیر کے

فقیر دیکھنے کو بہت بڑی تعداد میں ہر وقت ملتے ہیں، میں جو کہہ رہا ہوں یا کرتا ہوں اس کی وجوہ بتا چکا، اسی لیے میں طلباء اور علماء سے خاص طور پر بہ اَدب وعظمت عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنے اَعمال کو سنت کے ترازوں میں تولیں، اور اُسوۂ نبوی کے آئینہ میں دیکھیں، اس لیے کہ عوام تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں اور دلیل بناتے ہیں، اللہ تعالیٰ شانہٗ سب کو صحیح سمجھ نصیب فرمائے۔ آمین۔

نفسِ جواز کا سہارا:

بہت سے اہلِ عقل وخرد یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ بائیں ہاتھ پر پڑھنا جائز تو ہے؟ پس یاد رہے کہ نفس جواز کا سہارا لینے سے بہت سے مسائل مردہ ہوسکتے ہیں، اور اگر یہ امتیاز کیا جائے کہ کونسا عمل جائز ہے اور کونسا نہیں؟ تو پھر سنن ومستحبات تو یکسر دفن ہوجائیں گے۔ ہر آدمی جائز سمجھ کر بغیر ٹوپی اور شرعی لباس کے نماز پڑھنے پر بھی تیار ہوجائے گا، بغیر ثناء، ترکِ وضع یدین، عندالخفض والرفع کی تکبیرات بھی چھوڑ دے گا، وغیرہ وغیرہ ہر آدمی بس پھر فرائض وواجبات تک ہی محدود رہ جائے گا، لہٰذا اہلِ علم کو چاہیے کہ خود بھی اعمالِ صالحہ کا اہتمام کریں اور عوام جن کو کالانعام کہا گیا ہے، ان کو بھی اعمالِ خیر میں لگے رہنے دیں، خواہ مخواہ کی حد بندیاں، اور غلط سلط موشگافیاں بعض دفعہ بڑے فتنوں کا دروازہ بن جاتی ہیں، لہٰذا اس دائیں ہاتھ سے تسبیحات وغیرہ پڑھنے کی سنت کو بھی زندہ کریں،

ایک عالم کی شان ہی یہی ہے کہ وہ علم وتحقیق کا قدر دان ہوتا ہے۔وان اللّٰہ لایضیع أجر المحسنین.

اور بعض حضرات یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ صرف (ایک) داہنے ہاتھ پر پڑھا نہیں جاتا، بھول ہوجاتی ہے، تو کوئی گھبرانے کی بات نہیں، کسی کام کی عادت ڈالنے میں ذرا تکلف اور وقت لگتا ہے، آہستہ آہستہ ان شاء اللہ تعالیٰ عادت ہوجائے گی، اور اس کی عادت ڈالنے میں جو دقت ہوگی ان شاء اللہ اس پر بھی ثواب ملے گا، اس لیے کہ یہ دقت اصل سنت کے اہتمام وتعمیل میں ہو رہی ہے۔

اور تسبیحاتِ فاطمی تو ایک (داہنے) ہاتھ پر پندرہ، پندرہ کرکے بھی پڑھی جاسکتی ہیں، اور ایک مرتبہ میں ۳۳؍ یا ۳۴؍ بھی، اور وہ اس طرح کہ دائیں ہاتھ کی چار انگلیوں میں سے ہر انگلی پر سات دفعہ اور انگوٹھے پر پانچ دفعہ، اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ ۳۳؍ کا عدد بہ آسانی پورا ہوجائے گا، اور بھول نہ ہونے کا ایک بہتر طریقہ یہ بھی ہے کہ دانوں والی تسبیح دائیں ہاتھ میں لیکر اس پر پڑھ لی جائیں، جیسا کہ مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ میں یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا، بیشک پریشانی کے بعد ہی آسانی آتی ہے۔ اللہ پاک ہر موقع کی سنت ہم سب کے لیے آسان فرمائیں۔ آمین.

عزیز من! یاد رکھو کہ قرآن وحدیث سے یہ بات روزِ روشن کی طرح

عیاں ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر، ہر عمل خواہ وہ ایمانیات کے قبیل سے ہو یا عبادات کے، معاملات کے قبیل سے ہو یا معاشرت کے، اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وپیروی ضروری ہے، کوئی بھی عمل اس وقت تک نیک اور عند اللہ مقبول اور باعثِ حصولِ ثواب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مبارک اُسوۂ حسنہ اور سنت کے مطابق وموافق نہ ہوجائے۔ اعمالِ خیر میں سے ایک نہایت ہی مبارک اور نیک عمل یہ تسبیحات کا (ہاتھوں پر) پڑھنا بھی ہے، لہٰذا اس میں بھی اتباعِ رسول اللہ ﷺ کا اہتمام کریں۔ **جزاکم اللہ تعالیٰ في الدارین.** آمین.

عارف باللہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ بوستاں (ص:۴) میں کہتے ہیں۔

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید
مپندار سعدیؔ کہ راہِ صفا — تواں رفت جز بر پئے مصطفیٰ

ترجمہ: نبی ﷺ کے خلاف جو بھی راستہ اپنائے گا، وہ ہرگز منزل مقصود تک نہیں پہنچے گا، اے سعدی! یہ نہ خیال کر کہ نجات کا راستہ، محمد مصطفیٰ ﷺ کے نشانِ قدم کے خلاف بھی چلا جاسکتا ہے۔

ایک شیطانی دھوکہ:

بہت سے بظاہر دیندار حضرات یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو آپ ﷺ کی چھوٹی سی سنت ہے، اس کے سلسلے میں زیادہ پڑنے کی ضرورت نہیں ہے، یاد رہے کہ یہ صرف شیطانی دھوکہ ہے اور خود ساختہ تقسیم اور ضابطہ ہے کہ سنت، سنت ہے، ہر ایک پر عمل نجات کے لیے کافی ہے، لہٰذا یہ کہنا کہ اور بہت سے فرائض وواجبات ہیں، ان کا اہتمام کرو، اس طرح کی چھوٹی چھوٹی سنتوں کے چکر میں مت پڑو اعلیٰ درجہ کی جہالت اور گم راہی کی دلیل ہے، ارے سنتوں کا مقام حضراتِ صحابہ وتبعین سنت بزرگانِ دین سے پوچھو کہ انہوں نے ایک ایک سنت کو کیسے سینے سے لگایا، اس کے لیے اپنی زندگیاں تک وقف کردیں، اور اگر بعض دفعہ ان کے اہتمام میں کمی واقع ہوگئی تو خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ زیارتِ نبوی سے محروم کردیے گئے ،مشہور محدث وفقیہ سفیان بن سعید کو ثور (بیل) کہا گیا، ایک، دونہیں سینکڑوں واقعات اس طرح کے کتابوں میں موجود ہیں، لہٰذا استخفافِ سنت (سنت کو ہلکا یا چھوٹا سمجھنا) کھلی گمراہی اور بد دینی کی بات ہے، فقیر ایسے ایک دونہیں بہت سو کو جانتا ہے کہ جنہونے سنت کو چھوٹا یا ہلکا سمجھا، وہ خود ہلکے اور چھوٹے ہوگئے۔ اعاذنا اللہ منہ .

اور اہل اللہ، عارفین باللہ کا وہ مجرب ضابطہ واُصول بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر کوئی آدمی آداب کو ہلکا سمجھ کر، چھوڑ دیتا ہے، تو مستحبات سے محروم

کردیا جاتا ہے، اور اگر مستحبات کو ہلکا اور چھوٹا سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے، تو ایک وقت آتا ہے کہ وہ سنتوں سے محروم کردیا جاتا ہے، اور اگر سنتوں کو ہلکا سمجھتا ہے، تو واجبات سے محروم کردیا جاتا ہے، اور اگر واجبات کو ہلکا سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے، ان کا اہتمام نہیں کرتا، تو آہستہ آہستہ وہ فرائض کو فوت کرنے والا بن جاتا ہے، اور ان کی ادائیگی سے محروم کردیا جاتا ہے۔ (مستفاد: آداب المتعلمین) العیاذ باللہ.

لہٰذا اگر اللہ نے کسی بھی عمل خیر (فرض وسنت وغیرہ) کی توفیق دی ہے، تو اس کو اُس کریم داتا کی عطا سمجھ کر زندگی میں لانا چاہیے، اپنے عمل کو اس کے مطابق کرنے میں تاخیر یا غفلت سے کام نہیں لینا چاہیے۔ وما توفیقی الا باللہ.

واذا أتتك مذمتي من ناقص
فهي الشهادة لي بأني كامل

بارگاہِ اُلوہیت میں بہ گریہ وزاری دست بدعاء ہوں کہ اس حقیر سی کوشش کو بھی اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرما کر میرے لیے اور میرے والدین، اساتذہ ومشائخ اور دوست واحباب کے لیے ذریعۂ رُشد وہدایت بنا کر وسیلۂ نجات ومغفرت بنادے۔ آمین.

جو طلب میں نے کیا تو نے عنایت سے دیا

تیرے احسان میرے ناز اُٹھانے والے

وَ مَا مِنْ کَاتِبٍ اِلَّا سَیَبْلٰی
و یبقَی الدَّھرَ ما کتبتْ یداہٗ
فلا تکتبْ بکفکَ غیرَ شیئٍ
یَسُرُّکَ فی القِیٰمۃ أن تراہٗ

گرچہ یہ ہدیہ میرا نا قابل منظور ہے
پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے

اور

بارِ دُنیا میں رہے، غم زدہ، یا شاد، رہے
ایسا کچھ کر کے چلیں تا کہ بہت یاد رہے

اور

میرے خدا! میرا اتنا سا کام ہو جائے
نبی کے چاہنے والوں میں نام ہو جائے

عزیز من! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ کے استفسار ہی پر یہ انیق تحقیق مختصراً ہی سہی، مگر معرض وجود میں تو آئی۔

فجزاکم اللّٰہ تعالی عني وعن جمیع أحبائي أحسن الجزاء.

والموفق والمعین وبیدہ أزمة التحقیق، والحمد للّٰہ تعالی اوّلا وآخرا.

راقم الحروف

محمد سلمان الخیر نعیمی سہارنپوری

عفا اللّٰہ عنہ وعافاہ

خادم تدریس: دار العلوم وقف شاہ بہلول، سہارنپور، یوپی، الہند

٢٣: ربیع الاوّل: ١٤٣٩ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿حضرت مؤلف محترم کی چند اہم کتابیں﴾

اللآلي في أهمية الاسناد والسند العالي (مکمل عربی)

سند کی اہمیت وافادیت، اور اکابر دارالعلوم دیوبند ومظاہر علوم سہارنپور کے سلاسلِ اسانید حدیث، کتب عشرہ (دورۂ حدیث) کی سندیں ان کے مؤلفین تک، وغیرہ وغیرہ جیسے انتہائی اہم مہم مضامین پر مشتمل قیمتی ونایاب کتاب

شَمَائِلُ النَّبِيِّ ﷺ ﴿جلد اوّل﴾

یعنی امام الانبیاء والمرسلین جناب نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مُبارکہ

چمنستانِ حدیث وسیرت سے مستفاد ومنتخب آپ ﷺ کے ظاہری حسن وجمال وحُلیۂ مبارک پر مشتمل تقریباً ۱۸۰ رکتابوں سے ماخوذ مستند گلدستہ

دَبستانِ قرآن مجید

کتاب اللہ کے حقوق، فضائل، مناقب، آداب، اور قرآنی تعلیم وتدریس کی فضیلت واہمیت جیسے اہم اور کارآمد عناوین سے آراستہ بے نظیر کتاب

دَبستانِ حدیث

سینکڑوں احادیث مع متن، سلیس اُردو ترجمہ، اور انتہائی مختصر مگر جامع تشریحات شراحِ حدیث کے تناظر میں

تحفۂ عمرہ

عمرہ کے مبارک سفر پر جانے والے حضرات کے لیے بہترین ساتھی

تحفۂ دُعاء

دُعاء کی حقیقت، آداب وشرائط، اُصول وضوابط، فضائل وضرورت، ملفوظات وواقعات اور دیگر عناوین کے ساتھ، روزمرہ کی اہم مہم مسنون وماثور دُعاؤں پر مشتمل انمول خزینہ

مقالاتِ نورِ ہدایت

صحیفۂ ہدایت، قرآن کریم سے متعلق مختلف اہم علمی وتحقیقی موضوعات پر مشتمل مستندترین گلدستہ

وقوف النبي في القرآن الكريم

یعنی بالتحقیق وبالتفصیل اُن سترہ (۱۷) مقامات کا بیان، جہاں آپ ﷺ دورانِ تلاوت آیات (کی علامات) کے علاوہ وقف فرمایا کرتے تھے

اصلاحی مقالات

مختلف اصلاحی، علمی، عملی، اور تحقیقی مضامین پر مشتمل قیمتی ونادر سوغات

....

﴿مؤلف کی جملہ مطبوعات حاصل کرنے کا ایک اہم پتہ﴾

﴿دارُالمطالعة﴾

نعیمیہ لائبریری، بڈھا کھیڑہ کاتلہ، ضلع سہارنپور، یوپی، انڈیا

9897243116,7417677301